بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۵

جو آدمی دنیا کے حالات پر کبھی غور نہیں کرتا اُس سے زیادہ کوئی بیوقوف نہیں ہے اور غور کرنے کے واسطے دنیا میں ہزاروں طرح کی باتیں ہیں لیکن سب سے عمدہ اور ضروری آدمی کا حال ہے۔

غور کرنا چاہیئے کہ جس روز سے آدمی پیدا ہوتا ہے زندگی میں مرنے تک اُس کو کیا کیا باتیں پیش آتی ہیں اور کیونکر اُس کی حالت بدلا کرتی ہے انسان کی زندگی میں سب سے اچھا وقت لڑکپن کا ہے۔ اس عمر میں آدمی کو کسی طرح کا فکر نہیں ہوتا۔ ماں باپ نہایت شفقت اور محبت سے اُس کو پالتے ہیں اور جہاں تک بس چلتا ہے اُس کو آرام دیتے ہیں۔ اولاد کے اچھا کھانے اچھا پہننے سے ماں باپ کو خوشی ہوتی ہے۔ بلکہ ماں باپ اولاد کے آرام کے واسطے اپنے اوپر تکلیف اور رنج گوارہ کر لیتے ہیں۔

مرد جو باپ ہوتے ہیں کوئی محنت اور مزدوری سے کماتے ہیں۔ کوئی پیشہ کرتے ہیں، کوئی سوداگری، کوئی نوکری، غرض جس طرح بن پڑتا ہے اولاد

کی آسائش کے واسطے روپیہ پیدا کرتے ہیں۔ عورتیں جو ماں ہوتی ہیں اگر باپ کی کمائی گھر کے خرچ کو کافی نہیں ہوتی بعض اوقات خود بھی روپیہ پیدا کرنے کے واسطے محنت کیا کرتی ہیں۔ کوئی ماں سلائی سیتی ہے کوئی گوٹا بنتی ہے۔ کوئی ٹوپیاں کاڑھتی ہے۔ یہانتک کہ کوئی مصیبت کی ماری ماں چرخہ کات کر، چکّی پیس کر، یا ماماگری کر کے اپنے بچوں کو پالتی ہے۔ اولاد کی محبت جو ماں باپ کو ہوتی ہے، ہرگز بناوٹ اور ظاہرداری کی نہیں ہوتی بلکہ سچی اور دلی محبت ہے اور خدائے تعالیٰ نے جو بڑا دانا ہے، اولاد کی یہ ممتا ماں باپ کو اس لیے لگا دی ہے کہ اولاد پرورش پائے۔

ابتدائے عمر میں بچے نہایت بے بس ہوتے ہیں۔ نہ بولتے ہیں نہ سمجھتے نہ چلتے نہ پھرتے، اگر ماں باپ محبّت سے اولاد کو نہ پالتے تو بچے بھوکے مرجاتے، کہاں سے ان کو روٹی ملتی، کہاں سے کپڑا لاتے اور کیونکر بڑے ہوتے آدمی پر کیا موقوف ہے جانوروں میں بھی اولاد کی ممتا بہت سخت ہے۔

مرغی بچوں کو کس طرح پالتی ہے؟ دن بھر اُن کو پروں میں چھپائے بیٹھی رہتی ہے۔ ایک دانہ اناج کا بھی اُس کو ملتا ہے تو آپ نہیں کھاتی، بچوں کو بلا کر چونچ سے اُن کے آگے رکھ دیتی ہے اور اگر چیل یا بلی اس کے بچوں کو مارنا چاہے تو اپنی جان کا خیال نہ کر کے لڑنے اور مرنے کو موجود ہو جاتی ہے

غرض یہ خاص محبت ماں باپ کو صرف اس لیے خدا نے دی ہے کہ چھوٹے سے ننھے ننھے بچوں کو جو ضرورت ہو، اٹکی نہ رہے۔ بھوک کے وقت

کھانا اور پیاس کے وقت پانی، سردی سے بچنے کو گرم کپڑا اور ہر طرح کے آرام کی چیز وقت مناسب پر مِل جائے۔ دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ خاص محبّت اُسی وقت تک رہتی ہے جب تک بچوں کو ضرورت اور احتیاج ہوتی ہے۔

جب مرغی کے بچّے بڑے ہو جاتے ہیں تو وہ اُن کو پَروں میں چھُپانا چھوڑ دیتی ہے اور جب بچے چل پھر کر اپنا پیٹ آپ بھر لینے کے قابل ہو جاتے ہیں تو مُرغی کچھ بھی ان کی مدد نہیں کرتی بلکہ جب بہت بڑے ہو جاتے ہیں تو اُن کو اس طرح مارنے لگتی ہے کہ گویا وہ اُن کی ماں نہیں ہے۔

آدمی کے ماں باپ کا بھی یہی حال ہے۔ جبتک بچہ بہت چھوٹا ہے ماں دودھ پلاتی ہے اور اُس کو گود میں اٹھائے پھرتی ہے، اپنی نیند حرام کر کے بچّے کو تھپک تھپک کر سلاتی ہے۔ جب بچہ اتنا سیانہ ہوا کہ وہ کھچڑی کھانے لگا، ماں دودھ بالکل چھڑا دیتی ہے اور وہی دودھ جس کو برسوں پیار سے پلاتی رہی، سختی اور بیرحمی سے نہیں پینے دیتی۔ کڑوی چیزیں لگا لیتی ہے اور بچہ ضد کرتا ہے تو مارتی اور گھڑکتی ہے۔ چند روز کے بعد بچوں کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ گود میں لینا تک ناگوار ہوتا ہے۔ کیا تم نے اپنے چھوٹے بھائی بہن کو اس بات پر مار کھاتے نہیں دیکھا کہ ماں کی گود سے نہیں اُترتے ہیں۔ ماں خفا ہو رہی ہے کہ "کیسا ناہموار بچہ ہے

ایک دم گود سے نہیں اترتا" ان باتوں سے یہ مت سمجھو کہ ماں کو محبت نہیں رہی بلکہ ہر حالت کے ساتھ ایک خاص طرح کی محبت ہوتی ہے۔ اولاد کا حال یکساں نہیں رہتا۔ آج دودھ پیتے ہیں کل کھانے لگے۔ پھر پاؤں چلنا سیکھا۔ جتنا بڑا بچّہ ہوتا گیا اُسی قدر محبت کا رنگ بدلتا گیا۔ لڑکے اور لڑکیاں پڑھنے اور لکھنے کے واسطے کیسی کیسی ماریں کھاتے ہیں۔ اگرچہ بیوقوفی سے بچّے نہ سمجھیں لیکن ماں باپ کے ہاتھوں سے جو تکلیف بھی تم کو پہنچے وہ ضرور تمہارے اپنے فائدہ کے واسطے ہے۔ تم کو دنیا میں ماں باپ سے الگ رہ کر بہت دنوں جینا پڑے گا۔ کسی کے ماں باپ تمام عمر زندہ نہیں رہتے خوش نصیب ہیں وہ لڑکے اور لڑکیاں جنھوں نے ماں باپ کے جیتے جی ایسا ہنر اور ایسا ادب سیکھا جس سے اُن کی تمام زندگی خوشی اور آرام میں گزری اور نہایت بدقسمت ہے وہ اولاد جس نے ماں باپ کی زندگی کی قدر نہ کی اور جو آرام بطفیل والدین اُن کو میسر ہوا اس کو اکارت کیا اور ایسے اچھے فراغت اور بے فکری کے وقت کو سُستی اور کھیل کود میں ضائع کیا اور عمر بھر رنج و مصیبت میں کاٹی۔ آپ عذاب میں رہے اور ماں باپ کو بھی اپنے سبب عذاب میں رکھا۔

مرنے پر کچھ موقوف نہیں شادی بیاہ ہوئے پیچھے اولاد ماں باپ سے جیتے جی چھوٹ جاتی ہے۔ جب اولاد جوان ہوتی ہے، ماں باپ بڈھے ہو جاتے ہیں اور خود اولاد کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ پس جوان ہوئے

پیچھے اولاد کو ماں باپ سے مدد ملنی تو درکنار خود ماں باپ کی خدمت اور مدد کرنی پڑتی ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو ضرور سوچنا چاہیئے کہ ماں باپ سے الگ ہوئے پیچھے ان کی زندگی کیونکر گزرے گی۔

دُنیا میں بہت بھاری بوجھ مردوں کے سر پر ہے۔ دُنیا میں کھانا کپڑا اور روزمرہ کے خرچ کی سب چیزیں روپیہ سے حاصل ہوتی ہیں اور یہ سب کھڑاگ روپیہ کا ہے۔ عورتوں کو بڑی خوشی کی بات ہے کہ اکثر کمانے اور روپیہ پیدا کرنے کی محنت سے محفوظ رہتی ہیں۔ دیکھو مرد کیسی کیسی سخت محنت کرتے ہیں۔ کوئی بھاری بوجھ سر پر اٹھاتا ہے۔ کوئی لکڑی ڈھوتا ہے۔ سُنار۔ لُہار۔ ٹھٹیرا۔ کسیرا۔ کندلگر۔ زرکوب۔ دبکیہ۔ تارکش۔ ملمع ساز۔ جڑیا۔ سلمہ ستارے والا۔ بٹیہ۔ بدرساز۔ میناساز۔ قلعی گر۔ سادہ کار۔ صیقل گر۔ آئینہ ساز۔ زردوز۔ منھیار۔ نعلبند۔ نگینہ ساز۔ کامدانی والا۔ سان گر۔ نیاریا۔ ڈھلیہ۔ بڑھئی۔ خرادی۔ ناریل والا۔ کنگھی ساز۔ نبس پھوڑ۔ کاغذی۔ جُلاہا۔ رفوگر۔ رنگریز۔ چھیپی۔ درزی۔ دستاربند۔ علاقہ بند۔ نیچہ بند۔ مہرکن۔ سنگتراش۔ حکاک۔ معمار۔ دبگر۔ کمہار۔ حلوائی۔ تیلی۔ تنبولی۔ رنگساز۔ گندھی وغیرہ جتنے پیشہ والے ہیں سب کے کاموں میں برابر درجے کی تکلیف ہے اور یہ تمام تکلیف روپیہ کمانے کے واسطے مرد سہتے اور اٹھاتے ہیں لیکن اس بات سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ عورتوں سے سوائے کھانے اور سو رہنے کے کوئی کام دنیا کا متعلق نہیں ہے بلکہ خانہ داری کے تمام کام عورتیں ہی کرتی ہیں، مرد

اپنی کمائی عورتوں کے آگے لاکر رکھ دیتے ہیں اور عورتیں اپنی عقل سے اس کو ایسے بندوبست اور سلیقے کے ساتھ اٹھاتی ہیں کہ آرام کے سوائے عزت اور نام پر حرف نہیں آنے پاتا۔ پس اگر غور سے دیکھو تو دنیا کی گاڑی جب تک ایک پہیہ مرد کا اور دوسرا پہیہ عورت کا نہ ہو چل نہیں سکتی، مردوں کو روپیہ کمانے کے بعد اتنا وقت نہیں بچتا کہ اس کو گھر کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں صرف کریں۔

اے لڑکو! وہ بات سیکھو کہ مرد ہو کر تمھارے کام آئے اور اے لڑکیو! وہ ہنر حاصل کرو کہ عورت ہونے پر تم کو اُس سے خوشی اور فائدہ ہو۔

بیشک عورت کو خدا نے مرد کی نسبت کسی قدر کمزور پیدا کیا ہے لیکن ہاتھ۔ پاؤں۔ کان۔ آنکھ۔ عقل۔ سمجھ۔ یاد سب مرد کے برابر عورت کو دیے ہیں۔ لڑکے انھیں چیزوں سے کام لیکر، عالم۔ حافظ۔ حکیم۔ کاریگر۔ دستکار۔ ہر فن میں طاق اور ہر ہنر میں مشاق ہو جاتے ہیں جو لڑکیاں اپنا وقت گڑیاں کھیلنے اور کہانیاں سننے میں کھوتی ہیں وہ بے ہنر رہتی ہیں اور جن عورتوں نے وقت کی قدر پہچانی اور اُس کو کام کی باتوں میں لگایا وہ مردوں کی طرح دنیا میں نامور اور مشہور ہوئی ہیں جیسے نور جہاں بیگم۔ زیب النسا بیگم یا ان دنوں نواب سکندر بیگم یا ملکہ وکٹوریہ یہ وہ عورتیں ہیں جنھوں نے ایک چھوٹے سے گھر اور کنبے کا نہیں بلکہ ملک اور جہاں کا بندوبست کیا۔

بعض نادان عورتیں خیال کرتی ہیں کہ بہت پڑھ کر کیا۔ مردوں کی طرح مولوی ہونا ہے؟ پھر محنت کرنے سے فائدہ؟ لیکن اگر کوئی عورت زیادہ پڑھ گئی ہے تو بیشک اُس نے زیادہ فائدہ بھی حاصل کیا ہے اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ زیادہ علم عورتوں کو پڑھنا ضرور نہیں لیکن جس قدر ضرور ہے اُس کو کتنی عورتیں حاصل کرتی ہیں۔ کم سے کم اُردو پڑھ لینا نہایت ضرور ہے اگر اتنا نہیں ہے تو بیشک ہرج ہوتا ہے یا اپنے گھر کی بات غیروں پر ظاہر کرنی پڑتی ہے یا اُس کے چھپانے سے نقصان ہوتا ہے۔ عورتوں کی باتیں اکثر حیا اور پردے کی ہوتی ہیں لیکن اپنی ماں بہن سے کبھی اُن کو ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اتفاق سے ماں بہن وقت پر پاس نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت میں یا تو حیا کو بالائے طاق رکھنا پڑتا ہے یا نہ کہنے کے سبب نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

لکھنا بہ نسبت پڑھنے کے کسی قدر مشکل ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی کتاب سے چار سطریں روز نقل کیا کرے اور اسی قدر اپنے دل سے بنا کر لکھا کرے اور اصلاح لیا کرے تو ضرور چند مہینوں میں وہ لکھنا سیکھ جائے گا۔ خوشخطی سے مطلب نہیں لکھنا ایک ہنر ہے جو ضرورت کے وقت بہت کام آتا ہے۔ اگر غلط ہو یا حرف بدصورت اور نادرست لکھے جائیں تو بیدل ہو کر مشق کو موقوف مت کرو۔ کوئی کام ہو ابتدا میں اچھا نہیں ہوا کرتا۔ اگر کسی بڑے عالم کو ایک ٹوپی کترنے اور سینے

کو دو۔ جس کو کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا ہو ضرور ٹوپی کو خراب کرے گا۔

چلنا پھرنا جو تم کو اب ایسا آسان ہے کہ بے تکلف دوڑتی پھرتی ہو شاید یاد نہ رہا ہو کہ تم نے کس شکل سے سیکھا مگر تمھارے ماں باپ اور بزرگوں کو بخوبی یاد ہے کہ پہلے تم کو بے سہارے بیٹھنا نہیں آتا تھا۔ جب تم کو گود سے اُتار کر نیچے بٹھاتے تھے۔ ایک آدمی پکڑے رہتا تھا۔ یا تکیہ کا سہارا لگا دیتے تھے۔ پھر تم نے گر پڑ کر گھٹنیوں چلنا سیکھا۔ پھر کھڑا ہونا لیکن چارپائی پکڑ کر۔ پھر جب تمھارے پاؤں زیادہ مضبوط ہو گئے رفتہ رفتہ چلنا آگیا مگر صدہا مرتبہ تمھارے چوٹ لگی اور ہر روز تم کو گرتے سُنا۔ اب وہی تم ہو کہ خدا کے فضل سے ماشاءاللہ دوڑی دوڑی پھرتی ہو اُسی طرح ایک دن لکھنا بھی آجائے گا اور فرض کرو تم کو لڑکوں کی طرح اچھا لکھنا نہ بھی آیا۔ تاہم بقدر ضرورت تو ضرور آجائے گا اور یہ مشکل تو نہ رہیگی کہ دھوبن کے کپڑوں اور پیسنے والی کی پسائیوں کے واسطے دیوار پر لکیریں کھینچتی پھرو یا کنکر پتھر جوڑ کر رکھو۔

گھر کا حساب کتاب لینا دینا زبانی یاد رکھنا بہت مشکل ہے اور بعض مردوں کی عادت ہوتی ہے کہ جو روپیہ پیسہ گھر میں دیا کرتے ہیں اُس کا حساب پوچھا کرتے ہیں۔ اگر زبانی یاد نہیں ہے تو مرد کو شبہ ہوتا ہے کہ یہ روپیہ کہاں خرچ ہوا اور آپس میں ناحق کا رنج و فساد پیدا ہوتا ہے اگر عورتیں اتنا لکھنا بھی سیکھ لیا کریں کہ اپنے سمجھنے کے واسطے کافی ہو تو

کیسی اچھی بات ہے۔

لکھنے پڑھنے کے علاوہ سینا پرونا کھانا پکانا یہ دونوں ہنر ہر ایک لڑکی کو سیکھنے ضرور ہیں کسی آدمی کو یہ حال معلوم نہیں ہے کہ آئندہ اُس کو کیا اتفاق پیش آئے گا۔ بڑے امیر اور بڑے دولت مند یکایک غریب اور محتاج ہو جاتے ہیں اگر کوئی ہنر ہاتھ میں پڑا ہوتا ہے ضرورت کے وقت کام آتا ہے۔ یہ ایک مشہور بات ہے کہ اگلے وقتوں کے بادشاہ باوجود دولت و ثروت کے ضرور کوئی کام سیکھ رکھا کرتے تھے تاکہ مصیبت کے وقت کام آئے۔

یاد رکھو کہ دنیا کی کوئی حالت قابل اعتبار نہیں۔ اگر تم کو اس وقت آرام و فراغت میسّر ہے خدا کا شکر کرو کہ اس نے اپنی مہربانی سے ہمارے گھر میں برکت اور فراغت دی ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم اُس آرام کی قدر نہ کرو یا آئندہ کے واسطے اپنا اطمینان کر لو کہ یہی آرام ہم کو ہمیشہ کے واسطے حاصل رہے گا۔ آرام کے دنوں میں عادتوں کا درست رکھنا ضرور ہے۔ اگر تم کو خدا نے نوکر چاکر بھی دیے ہوں لیکن تم کو اپنی عادت نہیں بگاڑنی چاہیئے شاید خدا نخواستہ یہ مقدور باقی نہ رہے تو یہ عادت بہت تکلیف دے گی۔

آپ اُٹھ کر پانی نہ پینا یا چھوٹے چھوٹے کاموں میں نوکروں، یا چھوٹے بھائی بہنوں کو تکلیف دینا اور آپ احدی بن کر بیٹھے رہنا

نامناسب بات ہے اور عادت کے بگاڑ کی نشانی ہے۔ تم کو اپنا سب کام آپ کرنا چاہیے بلکہ اگر تم چست و چالاک رہو تو گھر کے بہت کام تم اٹھا سکتی ہو اور اگر تم تھوڑی سی محنت بھی اختیار کرو تو اپنی ماں کو بہت مدد اور سہارا لگا سکتی ہو۔ خوب غور کر کے اپنا کام کوئی ایسا مت چھوڑو جس کو ماں اپنے ہاتھوں کرے یا دوسروں کو اُس کے واسطے بلاتی اور تکلیف دیتی پھرے۔

اے میری پیاری لڑکی رات کو جب سونے لگو اپنا بچھونا اپنے ہاتھ سے بچھا لیا کرو اور صبح سویرے اُٹھ کر آپ تہ کر کے احتیاط سے مناسب جگہ رکھ دیا کرو۔ اپنے کپڑوں کی گٹھری اپنے اہتمام سے رکھو۔ جب کپڑے بدلنے منظور ہوں اپنے ہاتھ سے پھٹا اُدھڑا درست کر لیا کرو۔ میلے کپڑوں کی احتیاط کرو۔ جب تک دھوبن کپڑے لینے آئے علیحدہ کھونٹی پر لٹکا رکھو اگر کپڑے بدل کر میلے کچیلے کپڑے اٹھا نہ رکھو گی، شاید چوہے کاٹ ڈالیں یا پڑے پڑے زیادہ میلے ہوں اور دھوبن اُن کو خوب صاف نہ کر سکے یا شاید زمین کی نمی اور پسینے کی تری سے ان میں دیمک لگ جائے پھر دھوبن کو اپنے میلے کپڑے آپ دیکھ کر دیا کرو اور جب دھو کر لائے خود دیکھ لیا کرو۔ شاید کوئی کپڑا گم نہ کر لائی ہو یا کہیں سے پھاڑ نہ دیا ہو یا کہیں داغ باقی نہ رہ گئے ہوں۔ اس طرح جب تم اپنے کپڑوں کی خبر رکھو گی تمہارے کپڑے خوب صاف دُھلا کریں گے اور کوئی کپڑا گم نہ ہوگا۔

جو زیور تم پہنے رہتی ہو بڑے داموں کی چیز ہے شام کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب سو کر اٹھو خیال کر لیا کرو کہ سب ہے یا نہیں ۔ اکثر بیخبر لڑکیاں کھیل کود میں زیور گرا دیتی ہیں اور کئی کئی دن کے بعد ان کو معلوم ہوتا ہے کہ بالی گر گئی ۔ چھلّا نکل پڑا جبکہ گھر میں کئی مرتبہ جھاڑو دی گئی ۔ کیا معلوم ذرا سی چیز کہاں گئی یا کس جگہ مٹی میں دب گئی تب وہ غافل لڑکیاں زیور کے واسطے افسوس کرکے روتی ہیں اور تمام گھر کو جستجو میں حیران کر ڈالتی ہیں اور جب ماں باپ کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکی زیور کو احتیاط سے نہیں رکھتی اور کھو دیتی ہے تو وہ بھی دریغ کرنے لگتے ہیں۔

تم کو ہمیشہ خیال کرنا چاہئے کہ گھر کے کاموں میں کونسا کام تمہارے کرنے کا ہے ۔ بیشک چھوٹے بہن بھائی اگر روتے اور ضد کرتے ہیں تم اُن کو سنبھال سکتی ہو تاکہ ماں کو تکلیف نہ دیں ۔ منھ دھلانا اُن کے کھانے اور پانی کی خبر رکھنا کپڑا پہنانا یہ سب کام اگر تم چاہو تو کر سکتی ہو لیکن اگر تم اپنے بھائی بہنوں سے لڑو اور ضد کرو تو تم خود اپنا وقر کھوتی ہو اور ماں کو تکلیف دیتی ہو وہ گھر کا کام دیکھے یا تمہارے مقدمے فیصلہ کیا کرے گھر میں جو کھانا پکتا ہے اس کو اسی غرض سے نہیں دیکھنا چاہئے کہ کب پک چکے گا اور کب ملے گا ۔ گھر میں جو کتّا اور بلّی یا دوسرے جانور پلے ہیں وہ اگر پیٹ بھرنے کی اُمید سے کھانے کے منتظر رہیں تو

مضائقہ نہیں لیکن تم کو ہر بات میں غور کرنا چاہئے کہ سالن کس طرح بھونا جاتا ہے ۔ نمک کس اندازہ سے ڈالتے ہیں ۔ اگر ہر ایک کھانے کو غور سے دیکھا کرو تو یقین ہے کہ چند روز میں تم پکانا سیکھ جاؤگی ۔ اور تم کو وہ ہنر آجاوے گا جو دُنیا کے تمام ہنروں میں سب سے زیادہ ضرورت کی چیز ہے ۔ معمولی کھانوں کے علاوہ تکلف کے چند کھانوں کی ترکیب بھی سیکھ لینی چاہئے ۔ آئے گئے کی دعوت میں ہمیشہ طرح طرح کے پُر تکلف کھانوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے ۔ کباب ۔ پلاؤ ۔ میٹھے چاول زردہ ۔ مطنجن ۔ چٹنی ۔ مُربّہ ۔ فیرنی ۔ سب مزہ دار کھانے ہیں ۔ ہر ایک کی ترکیب یاد رکھنی چاہئے ۔ بعض کھانے تکلف کے تو نہیں ہوتے لیکن ان کا مزہ دار پکانا تعریف کی بات ہے ۔ جیسے مچھلی کریلے ۔

سینا تو چنداں دشوار نہیں ۔ قطع کرنا البتہ عقل کی بات ہے ۔ دل لگا کر اس کو معلوم کر لینا بہت ضرور ہے ۔ عورتوں کے سب کپڑوں کا قطع کرنا خاصکر ضرور سمجھ لینا چاہئے ۔ اکثر بیوقوف عورتیں اپنے کپڑے دوسری عورتوں کے پاس قطع کرنے کے واسطے لئے لئے پھرا کرتی ہیں اور ان کو تھوڑی سی بات کے لیے بہت سی خوشامد کرنی پڑتی ہے ۔ مردانے کپڑوں میں انگرکھا کسی قدر مشکل ہے ۔ تم اپنے بھائیوں کے انگرکھے قطع کیا کرو ۔ دو چار انگرکھے قطع کرنے سے سمجھ میں آجائے گا ۔

لڑکیاں شرم کے مارے منھ سے نہ کہیں لیکن دل میں تو ضرور

جانتی ہیں کہ کنوارپنے کے تھوڑے دن اور ہیں۔ آخر بیاہے جائیں گے بیاہے پیچھے بالکل نئی طرح کی زندگی بسر کرنی پڑتی ہے جیسا کہ تم ماں اور نانی اور خالہ اور کنبے کی تمام عورتوں کو دیکھتی ہو کنوارپنے کا وقت بہت تھوڑا وقت ہے۔ اس وقت کا اکثر حصہ تو بے تمیزی میں گزر جاتا ہے۔ وہ پہاڑ زندگی تو آگے آرہی ہے جو طرح طرح کے جھگڑوں اور انواع واقسام کے کھیڑوں سے بھری ہوئی ہے۔ اب تم غور کرو کہ تم کوئی انوکھی لڑکی تو ہو نہیں کہ بیاہے پیچھے تم کو کچھ اور بھاگ لگ جائینگے جو دنیا جہان کی بہو بیٹیوں کو پیش آتی ہے وہ تم کو بھی پیش آئے گی۔

پس سوچنا چاہیئے کہ عورتیں کس طرح زندگی بسر کرتی ہیں۔ بیاہے پیچھے کیسی اُن کی عزت ہوتی ہے۔ مرد کیا اُن کی توقیر اور کس طرح اُن کی خاطرداری کرتے ہیں۔ خاص لوگوں کی حالت پر تو نظر کرو مت۔ بعض جگہ اتفاق سے زیادہ ملاپ ہوا، عورت مرد پر غالب آگئی اور جہاں زیادہ ناموافقت ہوئی عورت کا وقر بالکل اُٹھ گیا۔ یہ تو بات ہی الگ ہے، ملک کے عام دستور اور عام رواج کو دیکھو، سو عام دستور کے موافق ہم تو عورتوں کی کچھ قدر نہیں دیکھتے۔ ناقصات العقل تو اُن کا خطاب ہے۔ تریاہٹ تریاچرتر، مردوں کے زبان زد۔ عورتوں کے مکر کی مذمت قرآن پاک میں موجود "اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ" مرد لوگ عورت کی ذات کو بے وفا جانتے ہیں۔ مصرع

اسپ وزن وشمشیر وفادار کہ دید

ایک شاعر نے عورتوں کی وجہ تسمیہ میں بھی ان کی مذمت پیدا کی ہے ؎

اگر نیک بودے سرانجام زن
زناں را مزن نام بودے نہ زن

یہ سب باتیں تو کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ خانہ داری کے برتاؤ میں دیکھو تو گھر کی ٹہل خدمت کے علاوہ دُنیا کا کوئی عمدہ کام بھی عورتوں سے لیا جاتا ہے یا کسی عمدہ کام کی صلاح ومشورے میں عورتیں شریک ہوتی ہیں۔ جن گھروں میں عورتوں کی بڑی عزّت اور بڑی خاطرداری ہے وہاں بھی جب عورتوں سے پوچھا جاتا ہے تو یہی، کیوں بی؟ آج کیا ترکاری پڑے گی؟ لڑکی کے واسطے ٹاٹ بافی جوتی منگواؤ گی یا ڈیڑھ حاشیہ کی؟ چھالیا مانک چندی لوگی یا جہازی؟ زردہ پوربی لینا منظور ہے یا امانت خانی۔ رزائی کو اودی گوٹ لگے گی یا سرمئی؟ اس کے سوا کوئی عورت بتا دے کہ کبھی مردوں نے اُس سے بڑی بڑی باتوں میں صلاح کی ہے؟ یا کوئی بڑا کام اُس کے اختیار میں چھوڑ دیا ہے؟

پس اے عورتو! کیا تم کو ایسے بُرے حالوں جینا کبھی ناخوش نہیں آتا؟ اپنی بے اعتباری اور بے وقری پر کبھی افسوس نہیں ہوتا؟ کیا تمھارا جی نہیں چاہتا کہ مَردوں کی نظروں میں تمھاری عزّت ہو؟ تم نے اپنے ہاتھوں اپنا وقر کھو رکھا ہے۔ اپنے کارن

نظروں سے گری ہوئی ہو۔ تم کو قابلیت ہو تو مردوں کو کب تک خیال نہ ہوگا تم کو لیاقت ہو تو مردوں کو کہاں تک پاس نہ ہوگا۔ مشکل تو یہ ہے کہ تم صرف اسی روٹی دال پکا لینے اور پھٹا پرانا سی لینے کو لیاقت سمجھتی ہو! پھر جیسی لیاقت ہے ویسی قدر ہے۔ تمہاری اس بالفعل کی حالت پر ایک بدعقلی اور ایک مکر و بیوفائی کیا اگر دنیا بھر کے الزام تم پر لگائے جائیں تو واجب اور دنیا بھر کی برائیاں تم میں نکالی جائیں تو بجا۔

اے عورتو! تم مردوں کا دل بہلاؤ۔ اُن کی زندگی کا سرمایۂ عیش اُن کی آنکھوں کی باغ و بہار، اُن کی خوشی کو زیادہ اور اُن کے غم کو غلط کرنے والیاں ہو، اگر تم سے مردوں کو بڑے کاموں میں مدد ملے اور تم کو بڑے کاموں کے انتظام کا سلیقہ ہو تو مرد تو تمہارے پاؤں دھو دھو کر پیا کریں اور تم کو اپنا سر تاج بنا کر رکھیں۔ تم سے بہتر اُن کا غمگسار تم سے بہتر اُن کا صلاح کار تم سے بہتر اُن کا خیر خواہ اور کون ہے لیکن بڑے کاموں کا سلیقہ تم کو حاصل ہو تو کیونکر ہو۔ گھر کی چار دیواری میں تم تو قید ہو۔ کسی سے ملنے کی تم نہیں، کسی سے بات کرنے کی تم نہیں عقل ہو یا سلیقہ آدمی سے آدمی سیکھتا ہے۔ مرد لوگ پڑھ لکھ کر عقل و سلیقہ حاصل کرتے ہیں اور جو لکھے پڑھے نہیں وہ بھی ہزاروں طرح کے لوگوں سے ملتے دس سے دس طرح کی باتیں سنتے، اس

پردے سے تو تم کو نجات کی امید نہیں۔ ہمارے ملکی دستور اور رواج نے پردہ نشینی کو عورتوں پر فرض و واجب کر دیا ہے اور اب اس رواج کی پابندی نہایت ضرور ہے۔ پس سوائے پڑھنے لکھنے کے اور کیا تدبیر ہے کہ تمہاری عقلوں کو ترقی ہو بلکہ مردوں کی نسبت عورتوں کو پڑھنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

مرد تو باہر کے چلنے پھرنے والے ٹھہرے۔ لوگوں سے مل جل کر بھی تجربہ حاصل کر لیں گے تم گھر میں بیٹھے بیٹھے کیا کرو گی؟ سینے کی لقچی عقل کی پڑیا نکالو گی یا اناج کی کوٹھری سے تجربہ کی جھولی بھر لاؤ گی۔ پڑھنا سیکھو کہ پردے میں بیٹھے ہوئے تمام دنیا کی سیر کر لیا کرو علم حاصل کرو کہ اپنے گھر میں زمانے بھر کی باتیں تم کو معلوم ہوا کریں۔

عورتوں کو اپنی اولاد کی تہذیب کے واسطے بھی لیاقت حاصل کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ لڑکیاں تو بیاہ تک اور لڑکے بھی اکثر دس برس کی عمر تک گھروں میں تربیت پاتے ہیں اور ماؤں کی خو بو اُن میں اثر کر جاتی ہے

پس اے عورتو! اولاد کی اگلی زندگی تمہارے اختیار میں ہے چاہو تو شروع سے اُن کے دلوں میں وہ ارادے اور وہ اونچے خیال بھر دو کہ یہ بڑے ہو کر نام اور نمود پیدا کریں اور تمام عمر آسائش میں بسر کر کے تمہارے شکر گزار رہیں اور چاہو تو اُن کی اُفتاد کو ایسا بگاڑ دو

کہ جوں جوں بڑے ہوں خرابی کے چھّن سیکھتے جائیں اور انجام تک اس ابتدا کا تاسف کیا کریں۔ لڑکوں کو بولنا آیا اور تعلیم پانے کا مادّہ حاصل ہوا۔ اگر ماؤں کو لیاقت ہو تو اُسی وقت سے بچّوں کو تعلیم کر چلیں۔ مکتب یا مدرسے بھیجنے کے انتظار میں لڑکوں کے کئی برس ضائع جاتے ہیں۔ بہت چھوٹی عمر میں نہ تو خود لڑکوں کو مدرسے جانے کا شوق ہوتا ہے اور نہ ماؤں کی مُحبّت اس بات کی مقتضی ہوتی ہے کہ ننھے ننھے بچّے جو ابھی اپنی ضرورتوں کے ضبط پر قادر نہیں ہیں اُستاد کی قید میں رکھے جائیں۔ لیکن مائیں اگر چاہیں، اسی وقت میں اُن کو بہت کچھ لکھا پڑھا دیں۔

لڑکے مدرسے میں بیٹھنے کے بعد بھی مدّتوں تک بیدلی سے پڑھا کرتے ہیں اور بہت دنوں میں ان کی استعداد کو ترقی ہوتی ہے۔ اس تمام وقت میں اُن کو ماؤں سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ اوّل تو ماؤں کی سی شفقت اور دل سوزی کہاں۔ دوسرے رات دن کا برابر پاس رہنا جب ذرا طبیعت متوجہ دیکھی، جھٹ کوئی حرف پہچنوا دیا کچھ گنتی ہی یاد کرا دی۔ کہیں پورب پچھم کا امتیاز بنا دیا۔

مائیں تو باتوں باتوں میں وہ سکھا سکتی ہیں جو اُستاد برسوں کی تعلیم میں بھی نہیں سکھا سکتا، اور ماؤں کی تعلیم میں ایک یہ کتنا بڑا لطف ہے کہ لڑکوں کی طبیعت کو وحشت نہیں ہونے پاتی۔ اور

شوق کو ترقی ہوتی جاتی ہے۔

اَولاد کی تہذیب تو تہذیب، اُن کی پرورش کی تدبیر اُن کی جان کی حفاظت، ماؤں کے اختیار میں ہے۔ اگر خدا نہ خواستہ کہیں اس سلیقہ میں کمی ہے تو اَولاد کی جان پر گزند ہے، ایسا کون کمبخت ہوگا کہ جس کو ماؤں کی محبّت میں کلام ہو۔ لیکن وہی محبت اگر نادانی کے ساتھ بڑھتی جائے تو ممکن ہے کہ بجائے نفع کے الٹا نقصان پہنچائے ذرا انصاف کرو کہ کیا ہزاروں جاہل اور کم عقل مائیں ایسی نہیں ہیں جو اَولاد کے ہر ایک مرض کو نظر گزر، پرچھانواں اور جھپیٹا یا آسیب سمجھ کر بجائے دَوا کے جھاڑ پھونک اُتارا کیا کرتی ہیں اور نامناسب علاج کا اثر تمھیں سمجھ لو، کیا ہوتا ہوگا؟

غرض یہ ہے کہ کل خانہ داری کی درستی عقل پر ہے اور عقل کی درستی علم پر موقوف ہے تم کو ایک لطیف قصّہ سناتے ہیں۔ جس سے تم کو معلوم ہوگا کہ بے ہنری سے کیا تکلیف پہنچتی ہے؟

آغازِ قصّہ

ایک بیوقوف لڑکی کا بیاہ ہوگیا تھا۔ اُس نے اپنی بیوقوفی سے سسرال میں برس دو برس بھی نباہ نہ کیا، بیاہ کے چوتھے یا پانچویں ہی مہینے میاں پر تقاضا کرنا شروع کیا کہ تمھاری ماں بہنوں میں ہمارا گزارا نہیں ہوتا ہم کو الگ مکان لے دو۔ میاں نے کہا کہ تمھارے جتنے جھگڑے اپنی ماں بہنوں کے ساتھ میں سنتا رہا ہوں ان سب میں تمھاری ہی خطا ہے۔ محلّے میں جو آدمی بازاری طور کے رہتے ہیں تم نے انھیں کی لڑکیوں کو بہن بنا رکھا ہے۔ رات دن بھوندو بھٹیارے کی بیٹی چنپا اور بجھنو قلعی گر کی بیٹی زلفن، کمّو سقّے کی بیٹی رحمت۔ مولن کنجڑے کی بیٹی سلتی، تمھارے پاس گھسی رہا کرتی ہیں اور تم کو اس بات کا کچھ خیال نہیں کہ یہ لوگ نہ ہماری برادری ہیں نہ بھائی بند نہ ان سے ہماری ملاقات نہ راہ و رسم نہ محبت تمام محلّے میں چرچا ہو رہا ہے کہ کیسی بہو آئی ہے؟ جب دیکھو ایسی ہی لڑکیاں اُس کے پاس مٹھی ملتی ہیں۔ آخر محلّے میں قاضی شریف حسین حکیم شفاءالدولہ، منشی ممتاز احمد، مولوی روح اللہ، میر حسن رضا، یہ

لوگ بھی تو رہتے ہیں اور ان کی بہو بیٹیاں ہمارے گھر میں آتی جاتی ہیں۔ تم کسی سے بات بھی نہیں کرتیں۔ اگر والدہ صاحبہ نے تم کو ذلیل اور بےعزت لوگوں کی لڑکیوں سے ملنے کو منع کیا تو کیا بیجا کیا؟

اُس بیوقوف بی بی نے جواب دیا کہ محبّت ملاپ دل کے ملنے پر موقوف ہے۔ ہماری ماں کے ہمسایہ میں ایک باسو منھیار رہتا تھا۔ بنّو اس کی بیٹی ہماری سہیلی تھی۔ جب ہم چھوٹے سے تھے اُس کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔ دو گڑیوں کا بیاہ بھی ہم نے بنّو کے ساتھ کیا تھا۔ بنّو بیچاری ہماری غریب تھی، ہم اپنی امّاں سے چُرا کر بہت چیزیں اس کو دیا کرتے تھے۔ امّاں نے ہرچند منع کیا مگر ہم نے بنّو کا ملنا نہ چھوڑا۔

میاں نے کہا۔ "تم نے بہت جھک مارا۔"

یہ سن کر وہ احمق عورت میاں سے بولی "دیکھو! خدا کی قسم میں نے کہہ دیا ہے، مجھ سے زبان سنبھال کر بولا کرو، نہیں تو پیٹ پیٹ کر اپنا خون کر ڈالوں گی۔"

یہ کہہ کر رونے لگی اور اپنے ماں باپ کو کوسنا شروع کیا۔

"الٰہی اس امّاں باوا کا بُرا ہو کیسی کمبختی میں ڈھکیل دیا، مجھ کو اکیلا پا کر سب نے ستانا شروع کیا ہے الٰہی میں مر جاؤں میرا جنازہ نکلے" اور غصّے کے مارے پان کھانے کی پٹاری جو چارپائی